بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فیضانِ نظر

میرے کریم استاد محترم علامہ عبد المجید مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

طلباء کرام کی آسانی اور یاد کرنے میں دشواری کو دور کرنے کیلیئے

الحمدللہ شرح معانی الآثار کے مختصراً نوٹس بنانے کی سعی کی ہے اللہ کریم سے دعا ہے کہ کہ ان کو طلباء کیلیئے نفع بخش بنائے آمین

نوٹ۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر دوران مطالعہ آپ کسی غلطی پر مطلع ہوں تو مجھے اطلاع دیں بندہ ناچیز آپ کا تادم حیات مشکور رہے گا

طالب دعا

صاحبزادہ حافظ ابو اورحان غلام رسول عطاری

03035491098

شرح معانی الآثار کے نوٹس

باب اذان

امام شافعی کے نزدیک کلمات اذان 19 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 776

محضورہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صل وسلم نے ان کو اذان سکھائی انیس کلمات تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یہ چار مرتبہ اور پھر پہلی حدیث بیان کی

امام مالک کے نزدیک کلمات اذان 17 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 773

ابی محذورہ والی منظور فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی اللہ اکبر اللہ اکبر یہ دو مرتبہ اور شہادت میں ترجیع ہے

امام اعظم کے نزدیک کلمات اذان 15 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر780

عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ بے شک عبداللہ بن زید نے ایک شخص کو آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دیکھا اس پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے اور وہ

جزم پر کھڑے ہوئے انھوں نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ابی محذورہ والی حدیث کو ذکر کیا اور اس میں ترجیع کو ذکر نہیں کیا خبر دی انھوں نے

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تو حضور نے فرمایا فرمایا اچھی بات ہے تو تو بلال کو اس طرح سے سکھا دے

امام شافعی کے نزدیک ترجیع اور تربیع دونوں ہیں

امام مالک کے نزدیک تربیع ہے اور ترجیع نہیں ہے

امام اعظم کے نزدیک تربیع اور ترجیع دونوں نہیں ہیں

نظر طحاوی

اذان کے کچھ کلمات دو مقامات پر ہیں مثلاً لا الہ الااللہ اور کچھ کلمات ایک ہی مقام پر ہیں مثلاً حی علی الصلاۃ و الفلاح

جو کلمات دو مقامات پر ہیں وہ دوسرے مقام پر پہلے کی نسبت نصف ہوتے ہیں بالاتفاق اذان کے آخر میں اللہ اکبر 2 مرتبہ کہا جائے گا تو دیگر کلمات پر قیاس کا

تقاضا یہ ہے کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر 4 مرتبہ کہا جائے

اوریہ بھی بالاتفاق ہے کہ شھادتین کے علاوہ کسی جگہ ترجیع نہیں ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شھادتین میں بھی ترجیع نہیں ہو

باب الاقامۃ کیف ھی

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اقامت کے کلمات 11 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر789

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان جمع میں دو اور اقامت وتر ہیں مگر قد قامت الصلاۃ

امام مالک اور اہل مدینہ کے نزدیک اقامت کے کلمات 10 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 782

حضرتانس بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان جمع میں کہوں اور اقامت وتر میں

امام اعظم کے نزدیک اقامت کے کلمات 17 ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 793

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے فرماتے ہیں عبداللہ بن زید نے ایک شخص کو دیکھاآسمان سے اترتے ہوئے اس پر دو کپڑے تھے سبز رنگ کے اور پھر اس نے اذان دی وہ پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہواپس جب کھڑا ہوا تو اس نے اسی کی مثل کہا جو پہلے کہا تھا پھر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو خبر دی گئی تو حضور نے فرمایا اچھا ہے تو بلال کو سکھا دیں

نظر طحاوی

شوافع کی طرف سے یہ نظر طحاوی ہے

جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو جگہوں پر آتے ہیں وہ دوسری جگہ پہلے سے نصف آتے ہیں چونکہ اقامت اذان کے بعد ہوتی ہے لہذا یہ اذان کا حصہ ہے اس بنا پر اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہیے اور قد قامت الصلاۃ اذان میں نہیں ہے تو وہ دو بار ہی ہوں

الصلاۃ خیر من النوم فجر کی اذان میں

امام شافعی اور علامہ اسحاق کے نزدیک صبح کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا مکروہ ہے

دلیل-- یہ ہے کہ جو عبداللہ بن زید سے حدیث مروی ہے اس میں الصلاۃ خیر من النوم نہیں ہے تو لہذا ہم بھی نہیں کہے گے

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ کہنا مستحب ہے

- دلیل-- حدیث نمبر 810

ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب صبح کی پہلی اذان ہوئی تو اس میں فلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم تھا

اذان فجر وقت سے پہلے ہے یا بعد میں

آئمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اذان فجر وقت سے پہلے بھی دے سکتے ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 813

حضرتسالم وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دے تو کھاؤ اورپیؤ او رات کو یہاں تک کہ ابن

ام کلثوم اذان دے تو رک جاؤ

امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اذان فجر وقت سے پہلے نہیں دے سکتے ہیں

دلیل-- حدیث نمبر 828

حضور سید عالم صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب بلال اذان دے تو وہ اذان نماز کے علاوہ کے لئے رات کو

آئمہ ثلاثہ کی دلیل کے 3 جواب دیے ہیں

نمبر 1 یہ اذان فجر کے لیے نہیں تھی بلکہ سحری کے لیے تھی

نمبر 2 حضرت بلال حبشی غلطی سے دے دیتے بنائی کا مسلہ تھا

نمبر 3 یہ جو آپ نے حدیث دلیل میں پیش کی ہے یہ ہماری دلیل بن رہی ہے

نظر طحاوی

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ اذان فجر کو بقیہ نمازوں پر قیاس کرے گے جس طرح ان کی اذان وقت داخل ہونے کہ بعد دی جاتی ہے اسی طرح فجر کی بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جاے گی

اذان و اقامت ایک شخص کہے گا یا الگ الگ

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جو شخص اذان دے وہی شخص اقامت بھی کہے گا دوسرا نہیں کہہ سکتا

- دلیل-- حدیث نمبر841

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تمہارے بھائی بلال نے اذان دی ہے وہی اقامت کہے گا گا

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے

دلیل-- حدیث نمبر 844

حضرت عبداللہ بن زید سے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی آواز بلند ہے لہذا انہیں کلمات اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان

کہیں پھر عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو

نظر طحاوی

نظر و فکر کا تقاضہ یہ ہے کی نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلا اذان و اقامت نماز سے پہلے ہیں اور تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں ہے لیکن نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری نہیں کہ جو شخص نماز پڑھتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی بنسبت نماز کے زیادہ قریب ہیں اور نماز اور اقامت کیلئے الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے تو اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے ہے

اذان کا جواب کیا ہے

امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہے جاتے گے صرف حی علی الفلاح اور الصلاۃ میں لاحول ولاقوۃ الاباللہ کہا جائے گا

دلیل حدیث نمبر 853

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی طرح اذان کا جواب دیا اور فرمایا ھکذا سمعنا نبیکم یقول

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اذان کا جواب وہی کلمات ہیں

دلیل حدیث نمبر 845 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤذن کی اذان سنو تو اسی کی مثل کہو

فجر کی نماز کا وقت

فجر کے ابتدائی وقت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور اس کے آخری وقت کے بارے میں اختلاف ہے

امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فجر کا آخری وقت سورج نکلنے سے پہلے جو روشنی ہوتی ہے وہی آخری وقت ہے

امام اعظم اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز فجر کا آخری وقت سورج کی کرن ہے

ظہر کا وقت

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جب چیزوں کا سایہ اصلی ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے

دلیل

امام اعظم کے نزدیک جب چیزوں کا سایہ اصلی دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے

دلیل

عصر کا آخری وقت

امام شافی کے نزدیک ایک جب چیزوں کا سایہ اصلی دو مثل ہو جائے تو عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے

امام احمد بن حنبل کے نزدیک جب سورج زرد ہونا شروع ہو جائے تو عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے

امام اعظم کے نزدیک غروب شمس عصر کا آخری وقت ہے

نماز مغرب کا وقت

ابتدائی وقت

ائمہ اربعہ کے نزدیک سورج غروب ہوتے ہی مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے

انتہائی وقت

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک غروب شمس کے بعد افق پر ظاہر ہونے والی شفق احمر چھپتے ہی نماز مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے

دلیلآپ علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نماز مغرب شفق غائب ہونے سے پہلے ادا فرمائی

امام اعظم کے نزدیک کفر سرخی کے بعد ظاہر ہونے والی سفیدی غائب ہونے اور تاریکی چھا جانے تک مغرب کا وقت ہے

دلیل آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز عشاء ادا فرمائی جبکہ افق سیاہ ہو چکا تھا

عشاء کی نماز کا وقت

عشاء کا اول وقت شفق غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے

انتہائی وقت میں تین اقوال ہیں رات کی تہائی حصہ تک عشاء کا آخری وقت ہے آدھی رات تک عشاء کا آخری وقت ہے آدھی رات کے بعد عشاء کا آخری وقت ہے

دونمازوں کو جمع کرنا کیسا

جمع کی دو قسمیں ہیں ایک جمع حقیقی دوسری جمع صوری

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک جمع حقیقی جائز ہے

دلیل-- حدیث نمبر 936

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ بے شک سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے دو نمازوں کو سفر میں جمع کیا تھا

امام اعظم کے نزدیک جمع حقیقی جائز نہیں ہے بلکہ جمع صوری جائز ہے

دلیل حدیث نمبر 949

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا نماز کو ضائع کرنا کیا ہے فرمایا نماز کو مؤخر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے

نظر طحاوی

فجر کی نماز کے بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ فجر کی نماز کو وقت سے مقدم کرنا یا مؤخر کرنا جائز نہیں اس لیے کہ اس کا وقت اس کے لیے خاص ہے اسی وقت کے اندر ادا کرنا لازم ہے اور نظر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازوں کا حکم یہی ہو کہ نماز کو اپنے وقت ہی پر ادا کرنا لازم ہو اور آپنے وقت سے مقدم کرنا یا موخر کرنا جائز نہ ہو

صلوۃ وسطی

عبداللہ بن شداد اور ابن زبیر اور ایک روایت کے مطابق امام اعظم ابوحنیفہ نماز وسطی سے مراد نماز ظہر ہے

دلیل زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ صلاۃ وسطیٰ سے نماز ظہر مراد ہے

امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک نماز وسطی سے مراد فجر کی نماز ہے

دلیل حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کے پیچھے نماز فجر ادا کی آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور نماز کے بعد فرمایا یہی صلاۃ وسطیٰ ہے

استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے صلاۃ وسطیٰ میں قنوت کا حکم فرمایا ہے اور دعا قنوت نماز فجر میں ہے تو لہذا صلاۃ وسطیٰ بھی نماز فجر ہے

امام اعظم اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز وسطی سے مراد نماز عصر ہے

دلیل ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نماز وسطی سے مراد نماز عصر ہے

فجر کا افضل وقت

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے

دلیل حدیث نمبر 1015

حضرت قیلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نماز فجر غلس میں ادا فرماتے ہیں

احناف کے نزدیک روشنی میں پڑھنا افضل ہے اور اندھیرے میں شروع کرنااور روشنی میں ختم کرنا بھی افضل ہے

دلیل حدیث نمبر 1057

حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کو روشن کر کے پڑھو

نظر طحاوی

سرکارعلیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تم فکر کو روشن کر کے پڑھو اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ فجر کو روشنی میں پڑھنا افضل ہے امت کے لیے افضل وقت وہ ہے جو

حضرت رافع والی حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے کیونکہ اس سے مراد لینے میں آثار میں تضاد لازم نہیں آئے گا گا

ظہر کا افضل وقت

امام شافعی کے نزدیک اول وقت میں پڑھنا افضل ہے گرمی سردی دونوں میں

دلیل حدیث نمبر 1066

اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے ٹھیک دوپہر کے وقت

امام اعظم اور امام احمد بن حنبل اور امام مال کے نزدیک سردی میں جلدی اور گرمی میں دیر سے پڑھنا افضل ہے

دلیل حدیث نمبر 1081

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمیوں کے دن ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کرو کیوں کہ شدید گرمی جہنم کی سانس سے ہے

عصر کا افضل وقت

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک جلدی پڑھنا افضل ہے

دلیل حدیث نمبر 1106

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سرکار علیہ الصلوۃ والسلام عصر کی نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ سورج بلند اور سفید ہوتا پسند آنے والا عوالی کی طرف جاتا اور سورج بلندی پر ہوتا

احناف کے نزدیک دیر سے پڑھنا افضل ہے لیکن اتنی تاخیر جائز نہیں ہے کہ سورج زرد پڑھ جاے

دلیل حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اس حال میں کے سورج کم سفید ہوتا

تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کہاں تک

محدثین اور بعض مالکیہ اور بعض حنابلہ کے نزدیک ہاتھوں کو بہت بلند کیا جاے گا

دلیل حدیث نمبر 1124

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور امام مالک کے نزدیک ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا جائے گا

دلیل حدیث نمبر 1125

امام اعظم کے نزدیک ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا جائے گا

دلیل حدیث نمبر 1131

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے گا

امام اعظم اور امام احمد بن حنبل اور ابو اسحاق کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد پوری ثناء پڑھی جاے گی

دلیل حدیث نمبر 1139

امام طاؤس ابو اسحاق عطاء اور۔ ابو یوسف کے نزدیک ثناء بھی اور حضرت علی سے منقول دعا بھی پڑھی جاے گی

دلیل حدیث نمبر 1146

امام مالک کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ بھی نہیں پڑھا جاے گا

امام شافعی کے نزدیک صرف حضرت علی والی دعا پڑھے گئے

نماز میں بسم اللہ پڑھنا

امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ سورت فاتحہ کا جز ہے اس نماز میں پڑھا جاے گا لیکن صرف جہرا

دلیل حدیث نمبر 1151

حضرت نعمان بن مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ سے قرات کا آغاز کیا اور سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہیں تو مقتدیوں نے بھی آمین کہیں

امام مالک کے نزدیک بسم اللہ کسی کا جز نہیں ہے نہ قرآن کا نہ سورت فاتحہ کا تو نماز میں بھی نہیں پڑھے گے

دلیل حدیث نمبر 1159

امام احمد بن حنبل اور امام اعظم کے نزدیک بسم اللہ قرآن کا جز ہے نہ کہ فاتحہ کا تو لہذا سرا پڑھی جاے گی جہرا نہیں

دلیل حدیث نمبر 1158

حضرت ابی وایل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی تسمیہ کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی تعوذ اور نہ ہی آمین بلند آواز سے پڑھتے تھے

نظر طحاوی

تسمیہ سورہ فاتحہ اور دوسری تمام سورتوں کے شروع میں لکھی جاتی ہے اور سورہ فاتحہ کے علاوہ کسی اور صورت کا جز نہیں جس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا جز بھی نہیں ہونا چاہیے اور جب سورۃ فاتحہ کا جز نہیں تو جہرا پڑھنا نہیں چاہیے بلکہ سرا پڑھنا چاہیے

ظہر اور عصر میں قرات

امام مالک ایک روایت اور حسن بن صالح کے نزدیک ظہر اور عصر میں مطلقا قرات نہیں ہے

دلیل حدیث نمبر 1181

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک قرات ہے لیکن سری ہے جہری نہیں

دلیل حدیث نمبر 1181

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ کو ان کے والد نے خبر دی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرات کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی ہم آیت کو سنتے بھی تھے

مغرب میں قرات

امام شافعی اور اصحاب ظواہر کے نزدیک مغرب میں طوالت مفصل ہے

دلیل حدیث نمبر 1220

حضرت ابن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سنا علیہ الصلاۃ والسلام مغرب میں سورہ طور کی قرات کرتے تھے

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مغرب میں قرات قصار مفصل ہے

دلیل حدیث نمبر 1231

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام مغرب میں نے مفصل کی قرات کرتے تھے

قرات خلف الامام

امام شافعی کے نزدیک صرف سورت فاتحہ کی قراءت کی جاے گی ہر نماز میں سری ہو یا جہری

دلیل حدیث نمبر 1247 نماز نہیں ہے مگر فاتحہ کتاب کے ساتھ

امام اعظم کے نزدیک مقتدی قرات نہیں کرے گا امام کے پیچھے

دلیل امام کی قراءت مقتدیوں کی قراءت ہے

امام مالک کے نزدیک صرف سری نمازوں میں قرات کی جاے گے امام کے پیچھے

نظر طحاوی

اگر ایک شخص اس وقت جماعت میں شرکت کے لیے پہنچا جب امام رکوع میں تھا تو ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کے باوجود بلاتفاق اسے کوئی رکن ترک کرنے کی اجازت نہیں اگر وہ تکبیر تحریمہ نہ کہیں قیام نہ کرے اور رکوع میں چلا جائے تو نماز ادا نہیں ہوگی اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ مذکورہ صورت میں وہ شخص قرات کیے بغیر رکوع میں شامل ہو گا اگر مقتدی پر قرآت لازم ہوتی تو اس کے بغیر رکوع میں شامل ہونا اور رکعت کو شمار کرنا درست نہیں ہوتا حالانکہ رکعت کو شمار کیا جاتا ہے

رکوع اور سجدے میں تکبیر ہے

عمر بن عبد العزیز محمد بن سالم کے نزدیک تکبیر نہیں ہے

دلیل حدیث نمبر 1285

آئمہ اربعہ کے نزدیک تکبیر ہے

دلیل حدیث نمبر 1287

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارعلیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے

تکبیر تحریمہ کے علاؤہ کہاں ہاتھ اٹھائے جاے گے

بعض محدثین اور بعض شوافع کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ 3 جگہ ہاتھ اٹھائے جاے گے رکوع میں جاتے وقت سجدے میں جاتے وقت اور دوسرے سجدے سے

قیام کی طرف اٹھتے وقت

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ 2 جگہ ہاتھ اٹھائے جاے گے

دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام تکبیر تحریمہ رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کی

طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے تے

امام اعظم اور امام مالک ایک روایت کے مطابق تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھائے جاے گے

دلیل حدیث نمبر 1313

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو

اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب کر لیتے ہیں پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے

نظر طحاوی

بلاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین سنت ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت رفع یدین سنت نہیں ہے اور رکوع اور سجدے کی تکبیر کے وقت میں

اختلاف ہے ہے اور تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے اور دیگر تکبیرات نماز کے ارکان سے نہیں تو نظر کا تقاضہ یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کی تکبیرات کو دونوں سجدے کے

درمیان والی تکبیر کے ساتھ ملایا جائے نہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ

رکوع میں تطبیق ہے یا نہیں

حضرت اسود علقمہ ابراہیم نخعی اور ابن مسعود کے نزدیک رکوع میں تطبیق ہے

دلیل حدیث نمبر 1333

آئمہ اربعہ کے نزدیک رکوع میں تطبیق نہیں ہے

دلیل حدیث نمبر 1336

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ کو دیکھا جب آپ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے

نظر طحاوی

تطبیقمیں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا حکم ہے اسی طرح قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیے تو نظر و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے نہ ملا کر رکھا جائے

رکوع اور سجدے کی کم مقدار

امام احمد بن حنبل اور علامہ اسحاق کے نزدیک رکوع کی کم مقدار 3 بار سبحان ربی العظیم اور سجدے میں 3 بار سبحان ربی الاعلیٰ ہے

دلیل حدیث نمبر 1356

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین بار سبحان ربی العظیم کہے یہ درجہ کم سے کم ہے اور جب سجدے میں جائے تو تین بار سبحان ربی الاعلی کہے تو اس کا سجدہ پورا ہوگیا یہ بھی کم سے کم مقدار ہے

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک رکوع میں پیٹھ سیدھی ہو جاے اور سجدے میں تمام اعضاء لگ جاے یہ کم مقدار ہے

دلیل حدیث نمبر 1358

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیا اور اسی طرح فرمایا آپ نے فرمایا پھر رکوع کرو یہاں تک کہ مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ مطمئن ہو جاو اور بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی

رکوع اور سجود میں کیا پڑھا جائے گا

امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک کوئی بھی دعائے ماثورہ پڑھ سکتے ہیں

دلیلحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام سے رکوع و سجود میں مختلف کلمات نہ کیے ہیں

امام مالک کے نزدیک رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنا ضروری ہے اور سجدے میں کوئی بھی دعائے ماثورہ پڑھ سکتے ہیں

دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مجھے منع کیا گیا کہ میں قرات کرو اس حال میں کہ میں رکوع میں ہو یا سجدے میں تو رکوع میں رب کی تعظیم بیان کرو اور سجدے میں جو چاہو تو مانگو

امام اعظم کے نزدیک رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ ہی پڑھنا ضروری ہے

دلیل حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ فسبح باسم ربک العظیم سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں بنا لوں اور جب یہ آیت سبح لبسم ربک الاعلی نازل ہوئی تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اسکواپنے سجدے میں بنا لوں لو

باب امام سمع اللہ لمن حمدہ کے بعدکیا پڑھے گے

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک ربنا ولک الحمد نہیں کہیں گے

دلیل حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو جب وہ تسمیع کہے تو تم تحمید کہو

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ربنا لک الحمد کہیں گے

دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سمیع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد بھی کہتے تے تے تے

باب صبح کی نماز میں قنوت ہے کہ نہیں

امام شافعی کے نزدیک فجر میں قنوت ہے رکوع کے بعد

دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی دے سرکار علیہ السلام جب کسی کے لیے دعا یا خلاف دعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے

امام مالک کے نزدیک فجر میں قنوت ہے رکوع سے پہلے

دلیل حضرت انس رضی اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں نے پوچھا قنوت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ رکوع سے پہلے پڑھو

احناف کے نزدیک کسی نماز میں قنوت نہیں ہے

دلیل حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی اس سے پہلے اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھی

نظر طحاوی

بلاتفاق نماز ظہر و عصر میں قنوت مطلقا مشروط نہیں عام حالات ہوں یا جنگ کے ہوں اور بالاتفاق وتر میں تمام حالات میں قنوت پڑھی جائے گی مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قیاس کرتے ہوئے نظر کا تقاضا ہے کہ فجر میں بھی قنوت مطلقا ممنوع ہو اور اس میں حالات کا کوئی اثر نہ ہو

سجدے میں پہلے ہاتھ رکھیں گے یا گھٹنے

امام مالک اور امام اوازعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک پہلے ہاتھوں کو رکھا جائے گا پھر گھٹنوں کو

دلیل۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک سجدہ کرے تو نہ بیٹھے اونٹ کی طرح بیٹھنے کے لیکن پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھے پھر گھٹنوں کو رکھے

امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک پہلے گھٹنوں کو رکھا جائے گا پھر ہاتھوں کو رکھا جائے گا

دلیل۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو رکھتے ہاتھوں سے پہلے تے

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں گے

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور علامہ اسحاق کے نزدیک ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھا جائے گا

دلیل حدیث نمبر 1493

امام مالک اور امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے گا

دلیل حدیث نمبر 1494

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے قریب رکھتے

نماز میں کیسے بیٹھیں گے

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک قعدہ اولیٰ میں افتراش اور قعدہ اخیرہ میں طرک کیا جاے گا

دلیل حدیث نمبر 1500

امام مالک کے نزدیک طرک سنت ہے دونوں قعدوں میں

دلیل حدیث نمبر 1490

امام اعظم کے نزدیک دونوں قعدوں میں افتراش سنت ہے

دلیل حدیث نمبر 1503

افتراش کہتے ہیں دائیں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا

اور طبرک کہتے ہیں دائیاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو سیدھی طرف سے باہر نکال کر سرین پر بیٹھنا

تشہد میں کون سے کلمات پڑھے جاے

امام مالک کے نزدیک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کلمات پڑھنا سنت ہے

امام شافعی کے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کردہ کلمات پڑھنا سنت ہے

امام اعظم کے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ والا تشہد پڑھنا سنت ہے

نماز میں سلام کیسے پھیرے گے

امام مالک کے نزدیک نماز کے آخر میں ایک سلام پھیرا جاے گا وہ بھی قبلے کی طرف منہ کر کے

دلیل حدیث نمبر 1545

حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام کرتے تھے السلام علیکم

آئمہ ثلاثہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک نماز کے آخر میں دو سلام پھیرے جاے گے دائیں اور بائیں طرف منہ کرکے

دلیل حدیث نمبر 1546

حضرتعبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے دائیں طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی

کو دیکھ لیا جاتا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

آئمہ ثلاثہ کے نزدیک نماز میں قعدہ اخیرہ اور سلام دونوں فرض ہیں

دلیل حدیث نمبر 1595

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے اور اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال السلام پھرنا ہے

سعید بن مسیب اور حسن بصری کے نزدیک نماز میں سلام اور قعدہ اخیرہ دونوں فرض نہیں ہیں

دلیل حدیث نمبر 1596

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب آخری سجدے سے سر اٹھاؤ تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی

امام اعظم اور علامہ اسحاق کے نزدیک نماز میں سلام سنت ہے اور قعدہ اخیرہ فرض ہے

دلیل حدیث نمبر 1600

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا نماز میں تشہد کی مقدار بیٹھنا نماز کو مکمل کرنا ہے اور سلام نماز کو مکمل کرنے کا اعلان ہے

نظر طحاوی

قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ کے درمیان حکم کے اعتبار سے بہت فرق ہے اور دونوں کا حکم الگ الگ ہے چنانچہ اگر نماز پڑھنے والا قعدہ اولی بھول کر پورا پورا کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہونے کے بعد اسے یاد آئے اسے دوبارہ قعدے کی طرف لوٹانے کا حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ قعدہ سنت ہے اور اگر قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہونے کے بعد یاد آئے تو اسے دوبارہ قعدے کی طرف لوٹ آنے کا کہا جائے گا کیونکہ یہ قعدہ فرض ہے لہذا دونوں قعدوں کے درمیان بہت فرق ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلا قعدہ سنت ہے دوسرا قعدہ فرض ہے

باب الوتر

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب کے نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے

دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے

امام مالک اور ایک ضعیف روایت کے مطابق امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں دو سلام کے ساتھ

احناف اور فقہاء سبعہ کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں اور ایک سلام کے ساتھ

دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ

نظر طحاوی

اول

اس بارے میں کہ وتر تین رکعت ہیں وتر یا تو فرض ہے یا نفل یا سنت اگر فرض ہیں تو فرض میں دو رکعتوں والی فرض بھی ہیں تین رکعتوں والے بھی اور چار والے بھی

اور وتر کے بارے میں دو اور چار کا قول تو ہے ہی نہیں تو ماننا پڑے گا کہ وتر تین رکعت ہیں

اگر وتر سنت ہیں تو سنتوں میں کوئی ایسی نماز نہیں جس کا فرض میں مثل نہ ہو اور فرض لتھڑوتر تین رکعت صرف مغرب کی نماز ہی ہے جو کہ تین رکعت والی ہے

لہذا وتر تین رکعت ہیں خلاصہ یہ ہے کہ وتر فرض ہو یا سنت بہرصورت تین رکعت ہی ہے ہیں

دوسری نظر طحاوی

اس بارے میں کہ وتر کے درمیان سلام پھیرنا درست نہیں سلام پھیرنا نماز کو ختم کر دیتا ہے یعنی سلام پھیرنے والا اس نماز سے نکل جاتا ہے اور فرض میں یہ

درست نہیں کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے سلام کے ذریعہ الگ کیا جائے

اور وتر کیونکہ فرض کی طرح ہے اس لئے نظر اور قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتر میں بھی درست نہیں ہونا چاہئے کہ سلام کے ذریعہ اس کی پہلی دو رکعت کو آخری

رکعت سے جدا کر دیا جائے لہذا نظر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وتر میں بھی ایک ہی سلام ہے

فجر کی دو سنتوں میں قرات

اصحاب ظواہر کے نزدیک فجر کی دو سنتوں میں بالکل قرات نہیں ہے

امام مالک کے نزدیک صرف سورہ فاتحہ کی قرات ہے

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سورہ فاتحہ اور کسی بھی صورت کی قرات کر سکتے ہیں

عصر کے بعد دو رکعتیں

امام احمد بن حنبل اور امام شافعی اور فرقہ ظاہریہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعت مستحب ہے

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مکروہ ہے

اگر دو نمازی ہوں تو کہاں کھڑا کیا جاے گا

جمہور فقہاء اور امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ان دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا

امام ابو یوسف کے نزدیک ایک کو دائیں اور ایک کو بائیں کھڑے کیا جائے گا

امام یوسف کا دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں کو پیچھے کھڑا کیا جائے گا

صلوۃ الخوف

کل 9 اقوال ہے اس بارے میں

1-

علامہ اسحاق کے نزدیک امام کے لیے دو رکعتیں اور مقتدی کے لئے ایک رکعت ہے

امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے پہلا گروہ اپنی رکعت پوری ہونے کے بعد سلام پھیر کر چلا جائے اور دوسرا گروہ آ جائے اور اپنی ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے

-2

امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے دو رکعتیں ہیں

امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہے پھر پہلا گروہ اپنی ایک رکعت پڑھنے کے بعد دشمن کے سامنے چلا جائے اور دوسرا گروہ امام کے پیچھے آجائے امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا اور امام سلام پھیر دے پھر ہر گروہ اپنی اپنی ایک ایک رکعت پوری کرے گا

-3

امام شافی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک امام و مقتدی دونوں کے لیے دو رکعتیں ہیں

امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھا کر کھڑا رہے گا یہ گروہ اپنی دوسری رکعت ادھر ہی پوری کرے گا پھر امام دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر امام بیٹھ کر انتظار کرے گا یہاں تک کہ دوسرا گروہ اپنی دوسری رکعت پوری کرے گا تو امام پھر سلام پھیر دے گا

-4

امام مالک کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لیے دو رکعتیں ہیں

طریقہ وہی ہے جو امام شافی کا قول ہے فرق صرف اتنا ہے کہ امام جب دوسرے گروہوں کو ایک رکعت پڑھائے گا تو امام سلام پھیر دے انتظار نہ کریں کیونکہ امام کی نماز مکمل ہوگئی ہے

-5

بعض کے نزدیک امام کے ساتھ دونوں گروہ تکبیر اولی میں شریک ہوں گے پھر امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے ہو گا اب پہلا گروہ چلا جائے گا دوسرا گروہ اپنی پہلی رکعت خود ہی پڑھے گا جبکہ امام کھڑا رہے گا پھر امام دوسرے گروہ کو دوسری رکعت پڑھائے گا ادھر پہلا گروہ اپنی دوسری رکت خود ہی پڑھ کر امام کے ساتھ شامل ہوجائے گا اور یوں دونوں گروہ ایک ساتھ امام کے ساتھ سلام پھیر دیں گے

-6

امام حسن بصری کے نزدیک امام کیلئے 4لاکھ آتے ہیں اور مقتدی کے لئے دو دو امام ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھے گا پھر یہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جائے گا اور دوسرا گروہ آجائے گا ان کو بھی دو رکعت پڑھائے گا

-7

علامہ ابن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے دو صفیں بنائی جائیں گی سب مقتدی تکبیر تحریمہ قیام اور رکوع کر کے کھڑے ہوجائیں گے پھر امام اور پہلی صف والے سجدہ کریں گے جبکہ دوسری صف والے ان کی حفاظت کریں گے سجدہ کر لینے کے بعد دوسری صف والے بی سجدہ کریں گے اس کے بعد پہلی صف والے دوسری صف میں چلے جائیں گے اور دوسری والے پہلی صف میں آجائیں گے اس کے بعد دونوں صفوں والے رکوع کرکے اٹھ جائیں گے پھر پہلی صف والے سجدہ کریں گے دوسری صف والے ان کی حفاظت کریں گے پھر دوسری صف والے بھی سجدہ کریں گے آخر میں دونوں صنفوں والے مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دیں گے

-8

امام ابو یوسف کے نزدیک اگر دشمن کے قبلے کی جانب ہو تو صلوۃالخوف کا وہی طریقہ ہوگا جو حضرت ابن عباس نے روایت کیا اگر قبلہ کی جانب نہ ہو تو امام اعظم والا طریقہ ہے

-9

امام طحاوی کے نزدیک اصح قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد صلاۃ الخوف پڑھنا درست نہیں یہ طریقہ صرف حضور کے ساتھ خاص تھا اب ہر گروہ الگ الگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا